بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر — یوم پنجشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۱/۱۶	۲۷ تبوک ۱۳۴۱ ہش — ۲۷ جمادی الاول ۱۳۸۲ھ — ۲۷ ستمبر ۱۹۶۲ء	نمبر ۲۲۵

۹۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۶ ستمبر بوقت ۹½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت ٹھیک ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۶ ستمبر۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ کے طور پر آپ نے ۲۳ ستمبر ۱۹۶۲ء کے الفضل میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ پُر معارف خطبہ جمعہ پڑھ کر سنایا جو حضور نے ۳۱ مارچ ۱۹۵۰ء کو ربوہ میں دیا تھا۔ حضور نے اس خطبے میں اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ خوف و طمع کے اشتراک سے ایک طرف شدید بیداری اور دوسری طرف انتہائی قربانی کی توفیق ملتی ہے۔ نیز احباب جماعت کو تلقین فرمائی ہے کہ اگر وہ حقیقی مومن بننا چاہتے ہیں تو انہیں چاہیئے کہ وہ قرآن مجید کی آیت تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ کے مطابق خوف اور طمع دونوں حالتوں کے درمیان زندگی بسر کریں۔

— ربوہ — مبلغین سیرالیون مکرم مولوی اقبال احمد صاحب اور مکرم ملک غلام نبی صاحب مغربی افریقہ میں تین سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۶۲ء بروز منگل شام کو چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لا رہے ہیں۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائیوں کے استقبال میں شریک ہوں۔

— مورخہ ۲۹/۹/۶۲ بروز منگل بارہ بج کر ۵۰ منٹ پر جامعہ احمدیہ ہال ربوہ میں مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ "نائیجیریا میں تبلیغ اسلام اور نصرت الٰہی کے چند واقعات" کے موضوع پر خطاب فرمائیں گے۔ احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تمہیں ایک ایسی جماعت بنانا چاہتا ہے کہ تم دُنیا کیلئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو

سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ

"چاہیئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو اور یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں ہے اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگذر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو۔ اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو اور جذبات نفس کو دبائے رکھو۔ اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو اور اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ۔ اگر تم ستائے جاؤ اور گالیاں دیئے جاؤ اور تمہارے حق میں بُرے بُرے لفظ کہے جائیں تو ہوشیار رہو کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو ورنہ تم بھی ویسے ہی ٹھہرو گے جیسا کہ وہ ہیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنا دے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے اور یقیناً وہ بدبختی میں مریگا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنج وقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکیگا۔ چاہیئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں اور تمہارے اندر بجز راستی اور ہمدردی خلائق کے اور کچھ نہ ہو۔ میرے دوست جو میرے پاس قادیان میں رہتے ہیں میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے تمام انسانی قویٰ میں اعلیٰ نمونہ دکھائیں گے۔ میں نہیں چاہتا کہ اس نیک جماعت میں کبھی کوئی ایسا آدمی ملکر رہے جس کے حالات مشتبہ ہوں یا جس کے چال چلن پر کسی قسم کا اعتراض ہو سکے۔ یا اس کی طبیعت میں کسی قسم کی مفسدہ پردازی ہو یا کسی اور قسم کی ناپاکی اس میں پائی جائے۔ لہٰذا ہم پر یہ واجب اور فرض ہوگا کہ اگر ہم کسی کی نسبت کوئی شکایت سنیں گے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے فرائض کو عمداً ضائع کرتا ہے یا کسی ٹھٹھے اور بیہودگی کی مجلس میں بیٹھتا ہے یا کسی اور قسم کی بدچلنی اس میں ہے تو وہ فی الفور اپنی جماعت سے الگ کر دیا جائیگا۔ اور پھر وہ ہمارے ساتھ اور ہمارے دوستوں کے ساتھ نہیں رہ سکے گا۔" (اشتہار ۲۹ مئی ۱۸۹۸ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۶۲ء

کامیابی کے لئے استقامت ضروری ہے

جب کوئی انسان کسی مقصد کے حصول کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو جب تک وہ کمال استقامت سے اپنے مقصد کے حصول کے لئے کوشش نہ کرے اور آخر تک استقلال نہ دکھائے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتا۔

استقامت فی المقصد کوئی آسان کام نہیں ہے بہت سی رکاوٹیں پیدا ہوجاتی ہیں اور انسان جو ذرا سی بھی کمزوری دکھاتا ہے اور رکاوٹوں کے آگے جھک جاتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔ آپ دیکھیں گے کہ بعض لوگ کسی بھی کام میں کامیاب نہیں ہوتے وہ ایک کام آج شروع کرتے ہیں تو کل ذرا سی مشکل پیدا ہونے سے اس کو چھوڑ دیتے ہیں پھر کوئی دوسرا کام شروع کر دیتے ہیں اس میں بھی وہ کمزوری اور بے صبری دکھاتے ہیں اس کو چھوڑ کر کوئی تیسرا کام شروع کر دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ کسی کام میں کامیاب نہیں ہوتے اور عمر یونہی بے کاری اور بیزاری میں صرف ہوجاتی ہے۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو آخر میں بھیک منگے بن جاتے ہیں۔ یہ بھیک منگے کون ہیں یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے نہ اپنے سامنے کوئی مقصد رکھا اور اگر رکھا بھی تو اس میں استقامت نہ دکھائی۔ ہوتے ہوتے وہ مایوسیوں کا شکار ہو گئے اور نکمے ہونے کی وجہ سے بھیک مانگنے پر مجبور ہو گئے۔

الغرض جس انسان میں استقامت نہ ہو وہ کسی کام میں کامیاب نہیں ہوسکتا خواہ وہ کام کتنا ہی آسان کیوں نہ ہو۔ دنیا میں جتنے بڑے بڑے لوگ ہوئے ہیں وہ وہی ہیں جنہوں نے اپنے کام میں استقامت سے کام لیا اور شروع کی ناکامیوں سے شکست نہیں کھائی۔ اور دن رات ہر حال میں اپنے کام میں ڈٹے رہے۔ چنانچہ جو لوگ اللہ تعالےٰ کے کام کے لئے بھی کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ تعالےٰ ان کی مدد کرتا ہے تو ایسے لوگ بھی بغیر استقامت کے کامیاب نہیں ہوسکتے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے عقل اور اعضا اسی لئے عطا فرمائے ہیں کہ وہ اس وسیع اور غیر محدود کائنات میں محنت اور مشقت سے اپنی زندگی کے لئے سامان حاصل کرے خواہ زندگی کا مادی پہلو ہو اور خواہ روحانی دونوں پہلوؤں میں کامیابی اسی وقت ہوسکتی ہے جب انسان ہر پہلو کے لحاظ سے ضروری جد وجہد کرے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی بغیر محنت اور جدوجہد کے نہیں مل سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے :-

الذین جاھدوا فینا
لنھدینّھم سبلنا

یعنی جو لوگ ہمارے لئے جد وجہد کرتے ہیں ہم ان کو اپنی راہیں دکھاتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"اوائل میں جو سچا مسلمان ہوتا ہے اسے صبر کرنا پڑتا ہے۔ صحابہؓ پر بھی ایسے زمانے آئے ہیں کہ پتے کھا کھا کر گزارہ کیا۔ بعض وقت روٹی کا ٹکڑا بھی میسر نہیں آتا تھا۔ کوئی انسان کسی کے ساتھ بھلائی نہیں کرسکتا جب تک خدا تعالےٰ بھلائی نہ کرے۔ جب انسان تقوےٰ اختیار کرتا ہے تو خدا تعالےٰ اسکے واسطے دروازہ کھول دیتا ہے من یتّق اللہ یجعل لہٗ مخرجًا ویرزقہ من حیث لا یحتسب۔ خدا تعالےٰ پر سچا ایمان لاؤ۔ اس سے سب کچھ حاصل ہوگا۔ استقامت چاہیئے انبیاء کو جس قدر درجات ملے ہیں۔ استقامت سے ملے ہیں۔ خالی خشک نمازوں اور روزوں سے کیا ہوسکتا ہے؟"

(ملفوظات جلد چہارم صـ۲۰۴)

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ دین کا راستہ آسان نہیں ہے اس میں ہزاروں قسم کی رکاوٹیں آتی ہیں جن پر قابو پائے بغیر مجاہد ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کے شروع ہی میں بتا دیا ہے کہ :-

ذٰلک الکتٰب لاریب
فیہ ھدًی للمتّقین
الذین یؤمنون بالغیب
ویقیمون الصلوٰۃ وممّا
رزقناھم ینفقون۔

یعنی یہ کتاب بلاشبہ متقی لوگوں کو ہدایت کا راستہ دکھاتی ہے وہ کون ہیں وہ وہی ہیں جو ایمان بالغیب پیدا کرتے ہیں۔ اور نماز قائم کرتے اور جو کچھ ہم نے ان کو رزق دیا ہے اس کو خرچ کرتے ہیں۔ رزقناھم بڑا وسیع لفظ ہے اس میں تمام وہ طاقتیں اور قابلیتیں بھی شامل ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو تفویض کی ہوئی ہیں۔ اگر ہم ان طاقتوں اور قابلیتوں کو استعمال نہ کریں تو ہم قطعًا متقی نہیں ہوسکتے۔ تقوےٰ ایک متحرک شے ہے کوئی ساکن اور بے حرکت شے نہیں۔ جو لوگ ترک دنیا کرکے اللہ۔ اللہ میں مصروف رہتے ہیں وہ ہرگز متقی نہیں کہلا سکتے۔ متقی تو وہ ہوتے ہیں جو آزمائشوں میں ڈالے جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں مومنوں کی آزمائش کے متعلق کئی جگہ ارشاد فرمایا ہے۔ مثلاً سورۂ محمدؐ میں فرماتا ہے :-

واللّٰہ یعلم اعمالکم
ولنبلونکم حتّٰی نعلم
المجٰھدین منکم والصّٰبرین
ونبلوا اخبارکم۔ (محمدؐ ۳۲)

ترجمہ :- اور اللہ تعالےٰ تمہارے اعمال کو جانتا ہے اور ہم تمہاری ضرور آزمائش کریں گے اس وقت تک کہ ہم تم میں سے خدا کی راہ میں جہاد کرنے والوں اور صبر کرنیوالوں کو جان لیں (یعنی ظاہر کر دیں) اور ہم تمہارے اندرونی حالات کی ضرور آزمائش کریں گے۔

الغرض دینی کام ہو یا دنیوی بغیر استقامت کے کامیابی نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سلسلۂ کائنات ہی اس طرح کا بنایا ہے کہ جو لوگ اپنے سامنے کوئی مقصد لے کر کھڑے ہوتے ہیں ان کو اپنے مقصد میں اس وقت تک کامیابی نہیں ہوسکتی جب تک وہ ہر رکاوٹ پر قابو پاکر آگے ہی آگے نہ بڑھتے چلے جائیں اور اگر وہ ذرا سی بھی کمزوری دکھائیں تو ہمیشہ کے لئے ناکام ہوجائیں۔

آپ نے وہ قصہ تو ضرور پڑھا ہوگا جس میں چار شہزادے باری باری ایک پھول کے حصول کے لئے نکلتے ہیں۔ ہر ایک کو ایک پیر مرد راستہ میں ملتا ہے جو ان کو وہ مقام بتاتا ہے جہاں وہ پھول مل سکتا ہے مگر ساتھ ہی یہ نصیحت کرتا ہے کہ راستہ میں ایسے مقامات آتے ہیں جہاں پیچھے سے آوازیں سنائی دیتی ہیں جو ان آوازوں پر کان دھرے گا اور گردن پھیر کر پیچھے کی طرف دیکھے گا وہ وہیں پتھر بن جائے گا۔ چنانچہ تین شہزادے پیر مرد کی اس نصیحت پر عمل نہیں کرتے اور باری باری پتھر بن جاتے ہیں۔ مگر چوتھا شہزادہ استقامت دکھاتا ہے اور اگرچہ آوازیں اس کو ڈرا اور غلانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس کو گالیاں بھی سنائی دیتی ہیں اور طرح طرح کے لالچ بھی دئے جاتے ہیں مگر وہ پیچھے پھر کر نہیں دیکھتا اور اس طرح اس کڑی منزل سے پار ہوجاتا ہے۔

دراصل یہ قصہ استقامت کی خوبیاں بتانے کے لئے بنایا گیا ہے گزشتہ داناؤں نے قصوں کہانیوں میں اخلاقی سبق دینے کا جو طریقہ نکالا تھا یہ قصہ بھی اسی قبیل سے ہے۔ اس میں یہ سبق دیا گیا ہے کہ اگر آپ اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ان رکاوٹوں کی کچھ پرواہ نہ کرو جو مخالفین آپ کے راستہ میں پیدا کرتے ہیں بلکہ ان کی باتیں سنی ان سنی کرکے آگے آگے قدم بڑھاتے چلے جاؤ۔ وہ طعن وتشنیع بھی کریں گے۔ گالیاں بھی دیں گے۔ اور ٹانگیں بھی نیچے کھینچنے کی کوشش کریں گے الغرض جو لوگ کوئی مقصد لے کر کھڑے ہوتے ہیں ان کی راہ مارنے کے لئے بہت سے مخالف بھی سامنے آجاتے ہیں مگر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

انّ الذین کفروا
وصدّوا عن سبیل اللّٰہ
ثمّ ماتوا وھم کفّارٌ
فلن یّغفر اللّٰہ لھم۔
(سورۂ محمدؐ ۳۵)

یقینًا جنہوں نے کفر کیا ہے اور اللہ کے راستہ سے لوگوں کو روکا ہے پھر وہ اسی حالت میں مر بھی گئے ہیں کہ وہ کافروں میں سے تھے اللہ تعالےٰ ان کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔

تصحیح

الفضل مورخہ ۲۴ ستمبر کے ایڈیٹوریل میں سہو کتابت سے ایک آیت غلط شائع ہوگئی ہے۔ صحیح آیت یہ ہے :-

جاء الحق وزھق الباطل
انّ الباطل کان زھوقا

احباب تصحیح فرمالیں۔

"تمہارا اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے مسلمان پوچھنے پر الحمدللہ کہہ دینا سچا سپاس اور شکر نہیں ہے۔ اگر تم نے حقیقی سپاس گزاری یعنی طہارت اور تقویٰ کی راہیں اختیار کرلیں تو میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا۔"

(حضرت مسیح موعود)

بُنیانٌ مرصوص

مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے

(۱)

اسلامی معاشرہ کی اساس باہم اخوت و محبت پر ہے اس معاشرہ میں جملہ افراد کی باہمی وابستگی و دلبستگی اس سے کہیں زیادہ استوار ہوتی ہے۔ جتنی کہ خونی رشتوں میں دو قریب ترین رشتہ داروں میں ممکن ہے۔ اسی محبت و اخوت کی بدولت قرون اولیٰ میں ملت اسلامیہ ایک عدیم المثال بنیانٌ مرصوص تھی۔ جس کا ہر فرد دوسرے فرد سے گہری وابستگی رکھتا۔ ایک کا رنج دوسرے کا رنج اور ایک کی خوشی دوسرے کی خوشی ہوتی تھی۔ یہی جذبہ انہیں ہمیشہ متفق و متحد رکھتا اور اس کے نتیجہ میں تمام ملت یکجائی طور پر ایک واحد مقصد کے حصول کے لئے ہر وقت کوشاں رہتی۔ مسلمانوں کے نظریات اور ان کی مساعی میں یکجہتی اور ہم آہنگی ان کی صفوں میں انتشار پیدا ہونے نہ دیتی۔ اسی کی وجہ سے وہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہر میدان میں فائز اور پیش نظر ہر مقصد میں کامیاب رہتے۔ یکجہتی اور ہم آہنگی خدا تعالےٰ کی ایک بہت بڑی نعمت تھی۔ جو اس کے بے انتہا فضلوں کی جاذب اور ہر میدان میں ان کی کامیابی کی ضامن تھی۔

باہم محبت و اخوت کے جذبات میں گہرائی اور گیرائی جبر و تحکم۔ تکلف و تصنع اور اسی قسم کے دیگر سطحی ذرائع اور اسباب اختیار کرنے سے پیدا نہیں ہو سکتی محبت کا تعلق دل سے ہے اور دلی تعلق جذبات کی گہرائی پر مبنی ہوتا ہے جبکہ ایک ایسا تعلق جس کی بناء محض تکلف پر ہو نقش بر آب ثابت ہوتا ہے۔ باہم تعلق خاطر اور دلوں کی یہ وابستگی خدا تعالےٰ کا احسان عظیم ہے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا
وَلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً
فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ
بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا (آل عمران ع ۱۱)

اور تم سب (کے سب) اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور پراگندہ مت ہو۔ اور اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے۔ یاد کرو کہ جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے۔ اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے

اللہ تعالےٰ کے اس فرمان کے مطابق قرون اولیٰ میں باہم اتحاد و اتفاق اور یکجہتی و ہم آہنگی بہت بڑی نعمت ثابت ہوتی ہے۔ جس کے بغیر ملی مقاصد میں کامیابی ناممکن ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تمہیں اس کی قدر پہچاننی چاہیئے اور اس عظیم نعمت پر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

(۲)

تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمانوں میں یہ احساس قائم رہا کہ باہمی اتحاد و اتفاق ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ سے قومی ترقی اور کامیابی کے لئے ہر قیمت پر قائم رکھنا ضروری ہے۔ اس وقت تک ان میں یکرنگی اور یگانگت قائم رہی وہ خدا کے فضل سے ہر مشکل پر عبور حاصل کرتے۔ اور ہر میدان میں بڑھتے چلے گئے۔ مگر جونہی اللہ تعالیٰ کا یہ حکم نظر انداز کر دیا گیا کہ وَلَا تَفَرَّقُوْا اور معمولی معمولی باتوں میں آپس میں اختلافات کا آغاز ہوا۔ ان میں تنزل شروع ہو گیا۔ اور جس برق رفتاری سے وہ اس وقت تک ترقی پذیر رہے تھے۔ اس سے کہیں زیادہ تیز رفتاری اور سرعت کے ساتھ انہوں نے ذلت و ادبار اور زوال و انحطاط کی منازل طے کرنا شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ وہی ملت اسلامیہ جس کے ڈر سے کبھی قیصر و کسریٰ کانپ اٹھتے تھے۔ انحطاط کے اس دور میں دوسری قوموں کے لئے باعث عبرت بن گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۳)

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے اس دور کے متعلق حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں پیشگوئی فرمائی تھی کہ

لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا
بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ مِّنْ
اَبْنَاءِ فَارِسَ۔

یعنی اس آخری زمانہ میں جبکہ اسلام دنیا سے مٹ چکا ہوگا اور مسلمان کہلانے والے محض نام کے مسلمان ہوں گے۔ ایک مرد مجاہد کے طفیل انشاءاللہ پھر سے دنیا میں اسلام قائم کیا جائیگا۔ اس موعود کی برکت سے جس پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی سلام بھیجا۔ وہ نظارہ آنکھوں کے سامنے ایک دفعہ پھر آجائیگا جبکہ مسلمان ایک نقطہ مرکزی پر جمع ہو کر پھر اسلام کا جھنڈا اقصائے عالم میں بلند کرنے کے قابل ہوں گے۔ اس طرح تھوڑے ہی عرصہ میں چاردانگ عالم میں اللہ اکبر کی آواز سنائی دینے لگے گی اور دنیا کے چپہ چپہ پر حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے پیدا ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی اللہ تعالےٰ نے مخاطب کرتے ہوئے الہاماً فرمایا۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔
وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ
عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ
(تذکرہ ۹۷)

محمدؐ خدا کے رسول ہیں۔ جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں۔ مگر باہم ایک دوسرے سے نہایت نرمی اور محبت کا سلوک کرتے ہیں

یہ آیت شریفہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ اور اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اس کا الہاماً دوبارہ نزول اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ وابستگان احمدیت کو اللہ تعالےٰ پھر یاد دلانا چاہتا ہے۔ کہ انہیں ہمیشہ باہم ایک دوسرے سے نرمی سے پیش آنا چاہیئے۔ اور باہمی اتحاد و اتفاق کو ہر قیمت پر قائم رکھنا چاہیئے۔ تاکہ یکجہتی اور ہم آہنگی کی بدولت وہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس مقصد پر پوری توجہ مرکوز کر سکیں۔ جو ان کے پیش نظر ہے یعنی اعلائے کلمۃ اللہ اور چاردانگ عالم میں اسلام کی اشاعت و تبلیغ۔ اسی امر کے متعلق حضور علیہ السلام کے ایک اور الہام میں بھی تاکید کی گئی ہے کہ:۔

خُذُوا الرِّفْقَ - اَلرِّفْقَ فَاِنَّ
الرِّفْقَ رَاْسُ الْخَيْرَاتِ۔
(تذکرہ ۴۰۹)

باہم ایک دوسرے سے ہمیشہ نرمی اور محبت سے پیش آؤ کیونکہ نرمی اور رفق تمام نیکیوں کا سرچشمہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس امر پر خاص طور پر زور دیا ہے کہ ہم ضبط اور تحمل سے کام لیتے ہوئے ہر قیمت پر باہمی اتفاق و اتحاد کو قائم رکھیں۔ اور آپس میں کسی قسم کے اختلافات پیدا ہونے نہ دیں۔ تا اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا عظیم مقصد آنکھوں سے اوجھل ہونے نہ پائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حضور علیہ السلام احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:۔

"جماعت کے باہم اتفاق و اتحاد پر میں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجود واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو ...... رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ آپس میں محبت کرو۔ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔

میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں اول خدا کی توحید کو اختیار کرو۔ اور دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو یہی دلیل تھی جو صحابہ میں پیدا ہوئی تھی۔ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ۔ یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو جب تک تم میں سے ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم ص ۴۸)

نیز فرماتے ہیں:۔

"آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے"

(ملفوظات جلد اول ص ۲۶۷)

اسی طرح حضور فرماتے ہیں:

"آپس میں اخوت اور محبت پیدا کرو۔ اور درندگی اور اختلافات کو چھوڑ دو۔"

(ملفوظات جلد اول ص ۲۶۶)

اور مزید تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان سے اٹھا دو۔"

(ملفوظات جلد اول ص ۲۶۷)

مگر جو لوگ ان ارشادات کو مدنظر نہیں رکھتے اور معمولی معمولی باتوں پر لڑنا جھگڑنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح باہمی اتحاد کو نقصان پہنچا کر اشاعت اسلام کے کام میں روک بنتے ہیں انہیں تنبیہ کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کر دوں گا جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے اور باہم محبت و اخوت سے نہیں رہ سکتے۔ جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں جب تک کہ وہ عمدہ نمونہ نہ دکھائیں۔ میں کسی کے سبب سے اپنے اوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو وہ خشک ٹہنی ہے اس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو اور کیا کرے ..... پس وہ میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا۔" (ملفوظات جلد دوم ص ۴۹)

اللہ تعالےٰ ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرمائے۔ اور ہمیں باہم محبت و اخوت۔ اور اتحاد و اتفاق کی عظیم نعمت کی حقیقی طور پر قدر پہچاننے کی توفیق دے۔ تاکہ ہم حضور علیہ السلام کے ان ارشادات پر عمل پیرا ہوں اور یکجہتی اور ہم آہنگی کی بدولت خدا تعالےٰ کے فضل سے يُتِمُّ الشَّرِيْعَةَ وَيُحْيِي الدِّيْنَ (تذکرہ ص ۴۸) کے ان عظیم مقاصد کو حاصل کر سکیں۔ جو حضور علیہ السلام کو عزیز تھے اور جن کے حصول کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضور کو مبعوث فرمایا تھا۔ آمین

حضرت مولانا بقاپوری صاحبؓ کا ذکرِ خیر

(مکرم عبدالرحمٰن خانصاحب بنگالی بی اے، بی ٹی۔ ایل ایل بی مبلغ امریکہ)

کسی جماعت کی سچائی کی ایک بہت بڑی دلیل اس کے پیروؤں کی روحانی تربیت اور تعلق باللہ کے ثمرات ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر کوئی مذہبی جماعت واقعی طور پر سچائی پر قائم ہے تو یہ حقیقت خود اُن مثبت نتائج سے عیاں ہو جاتی ہے جو اس جماعت سے وابستگی کے نتیجہ میں مرتب ہوتے ہیں۔ دُنیا میں جتنی مذہبی جماعتیں ہیں سب ہی صداقت پر مبنی ہونے کا دعوےٰ کرتی ہیں لیکن ان میں سے صرف جماعتِ احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو نہ صرف صداقت کا دعوےٰ کرتی ہے بلکہ وہ اس کا زندہ ثبوت بھی مہیّا کرتی ہے۔ چنانچہ جب سے یہ سلسلہ قائم ہوا ہے اس میں بکثرت ایسے بزرگ پیدا ہوتے رہے ہیں جو خدا تعالیٰ سے ہم کلام اور رؤیا و کشوف والہام سے مشرف ہوتے رہے ہیں۔ اس مقدس گروہ میں سے ایک حضرت مولانا بقاپوری صاحب مرحوم تھے جو تعلق باللہ اور قربِ الٰہی کا کثرت سے ثبوت دے کر حال ہی میں اپنے مولا کریم سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ ان کی بزرگی کا ایک واقعہ جو میرے ساتھ تعلق رکھتا ہے مَیں یہاں بیان کر دیتا ہوں۔

یہ واقعہ قادیان کی پاک بستی میں ظہور پذیر ہوا۔ ۱۹۴۴ء کا رمضان کا مہینہ تھا، ستائیسویں رات تھی اور ڈھائی تین بجے کا وقت تھا۔ میری تین سالہ بچی سخت بیمار تھی حالت اس کی نازک تھی۔ مَیں ڈاکٹر کی طرف جانے کو تھا کہ میری اہلیہ کہنے لگیں مَیں بھی آپ کے ساتھ چلتی ہوں اور حضرت مولانا بقاپوری صاحب سے جن کا گھر قریب ہی ہے دعا کے لئے عرض کرتی ہوں۔ چنانچہ ہم دونوں ان کے گھر گئے دروازہ پر دستک دیتے ہی حضرت مولانا صاحب مرحوم تشریف لے آئے اور کہنے لگے "بیٹی خیر تو ہے" میرے خسر سردار کرم داد خان صاحب مرحوم چونکہ ان کے گہرے دوست تھے لہٰذا وہ میری اہلیہ کو اپنی بیٹی کی طرح سمجھتے تھے میری اہلیہ نے انہیں بتایا کہ بچّی کی حالت بہت نازک ہے آپ سے دعا کی درخواست کرنے آئی ہوں۔ فرمایا بہت اچھا مَیں دعا کروں گا نیز فرمایا ستائیسویں رات ہونے کی وجہ سے مَیں پہلے ہی سے جاگ رہا تھا اب مَیں دوگانہ نفل ادا کر کے تمہاری بچی کے لئے دعا کرونگا ان سے یہ تسلی پا کر ڈاکٹر سے دوا لے کر ہم گھر واپس آ گئے۔ بچّی کو ہدایت کے مطابق دوا دی گئی مگر بچّی کی حالت گرتی چلی گئی حتیٰ کہ تقریباً چار بجے وہ فوت ہو گئی۔

صبح بہت سے دوست اور رشتہ دار اظہارِ افسوس کے لئے تشریف لائے۔ حضرت مولانا صاحب بھی تشریف لائے اور دروازہ پر قدم رکھتے ہی بلند آواز سے کہنے لگے "مَیں افسوس کے لئے نہیں آیا مَیں مبارکباد دینے کے لئے آیا ہوں"۔ ہم حیران تھے کہ یہ کونسا مبارکباد کا موقع ہے کہ آپ نے حاضرینِ مجلس سے مخاطب ہو کر فرمایا "اس لڑکی نے (یعنی میری اہلیہ) مجھ سے اپنی بچّی کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ مَیں نے دعا کی تھی مگر دورانِ دعا مجھے پتہ لگ گیا کہ بچی فوت ہو گئی ہے تب میرے دل میں یہ خیال کر کے کہ اس کی گود خالی ہو گئی ہے زیادہ رقت پیدا ہوئی اور مَیں نے دردِ دل سے دعا کی۔ مجھ پر غنودگی کی حالت طاری ہو گئی اور میری زبان پر یہ فقرہ جاری ہوا "اس کو بیٹا دیا جائے گا" پھر بلند اور مضبوط آواز سے فرمایا "سب گواہ رہیں یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہے پوری ہو کر رہے گی"۔ سبحان اللہ کس قدر یقین اور جرأت ہے ایک تو غمزدوں کو کہا مَیں مبارکباد دینے آیا ہوں۔ دوسرے ایک بڑی مجلس کو مخاطب کر کے کہا گواہ رہو یہ بات پوری ہو کر رہے گی۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ان کی یہ بات پوری کی اور اس واقعہ کے سات آٹھ ماہ بعد ۱۸ فروری ۱۹۴۵ء کو اس بشارت کے مطابق ہمیں ایک بیٹا عطا کر کے اسلام اور احمدیت کے زندہ اور سچّا مذہب ہونے کا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابیوں کی بزرگی اور قبولیت کا ایک درخشندہ نشان عطا کیا۔ الحمدللہ۔

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ اٰل محمّد وعلیٰ عبدك المسیح الموعود وبارك وسلم۔

اللہ تعالےٰ سلسلہ احمدیہ کے اس بزرگ کو علیین میں اعلےٰ مقام عطا کرے اور ان کے اہل وعیال پر ہمیشہ اپنے فضل کا سایہ رکھے اور ان کی اولاد کو اور ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چل کر ان کے برکات کے وارث بننے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

آخر میں احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس لڑکے کو جو ان کی بشارت کے مطابق پیدا ہوا ہے نیک۔ متقی اور خادمِ دین بنائے اور جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام کمال الدین رکھا ہے ویسا ہی وہ دین کی خدمت میں کمالات حاصل کر کے اس نشان کو اور روشن کرے آمین

تزکیہ نفس اور اس کے حصول کے ذرائع

(مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب پنشنر۔ ربوہ)

اگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی کو نورِ ایمان اور اعمالِ صالحہ سے وافر حصہ ملا ہو تو اسکی کمزوریاں جلد دور ہو جاتی ہیں لیکن حالت اگر اس کے برعکس ہو تو طہارت نفس کے لئے سخت مجاہدہ کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ بھی ان کے لئے جو اپنے اندر اصلاح کی تڑپ محسوس کریں۔ جو تڑپ محسوس نہیں کرتے اور خود باوجود بھیڑیا صفت ہونے کے غلطی سے اپنے آپ کو اصلاح یافتہ سمجھتے ہیں وہ حقیقی معرفت سے محروم ہیں اور سخت قسم کے روحانی بیماروں میں شامل ہیں جن کی نگرانی اور علاج کیلئے ماہرین کی ضرورت ہے۔ بعض لوگوں کو اپنی خامیوں کا علم بھی ہوتا ہے اور ان کے اندر اصلاح کا قدرے احساس بھی پایا جاتا ہے لیکن وہ صحیح علاج کی مشقت سے گھبراتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ محض جھاڑ پھونک سے شفا ہو جائے۔ ایسے لوگ بھی روحانی صحت کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔

سب سے اوّل ضروری ہے کہ انسان کا تعلق اپنے خالق و مالک خدا سے ایسا مضبوط ہو اور اسکے نتیجہ میں اُسے ایسا ایمان میسر آ جائے۔ کہ حضوریِ قلب اور خشیت اللہ حاصل ہو جائے یعنی وہ ہر آن اور ہر کام کے وقت اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے دیکھ رہا ہو۔ یہ ارفع مقام ہے اس سے کم یہ کہ وہ یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ ایسے شہود سے اس کے خاکستر کی تمام ناپاکیاں یکدم دُھل جاتی ہیں اور بعدہٗ جیسے جیسے اُسے اعمالِ صالحہ کی توفیق ملے گی۔ اس کے نفس کی پاکیزگی میں بتدریج جلا پیدا ہوتی جائے گی تا آنکہ نفس قلبِ صافی میں تبدیل ہو جائے اور مصفا آئینہ کی طرح خدا نما بن جائے یعنی خدا تعالیٰ کی تشبیہی صفات اس میں منعکس ہو کر نظر آنے لگیں۔ جیسے خدا تعالیٰ تمام جہانوں کا ربّ رحمٰن اور رحیم ہے۔ اسی طرح ضروری ہے کہ یہ بھی اس کی مخلوق کے ساتھ چھوٹے پیمانہ پر ایسا ہی سلوک کرے۔ یہ نہیں کہ جس سے کسی نفع کی امید ہوئی اس کا تو خیال رکھا اور باقیوں کی بات تک نہ پوچھی یا ان کی طرف سے بے اعتنائی برتی۔ یہ خود غرضی ہے نہ کہ خدا تعالیٰ کی رضاء کی خاطر محبت و خدمت۔ خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے خدمت کے نتیجہ میں ثانوی فوائد خودبخود پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہی احسن طریق ہے۔ اور اپنے اندر اس نقطۂ نظر کی تبدیلی سے انسان زمینی سے آسمانی بن جاتا ہے لیکن خود غرضی کے عارضی اور فوری فوائد کے مدِنظر دنیادار پہلا طریق ہی پسند کرتے ہیں حالانکہ صرف نیّت کی تبدیلی سے جہاں دنیوی فائدہ حاصل ہو جاتا ہے وہاں مرضیٔ مولا بھی مل جاتی ہے۔ کتنا فطرتی اور آسان گُر ہے جو اسلام نے سکھایا ہے۔ کاش! دنیا اس چیز کو سمجھ لے تا اسکے تمام مفاسد دور ہو جائیں۔

جب تک انسان تمام قسم کی خود غرضی۔ لالچ۔ کینہ و بغض اور حسد وغیرہ سے پاک صاف ہو کر اپنے دل و دماغ کو اتنا وسیع نہ کر لے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق اسے عیال اللہ دکھائی دے وہ ان صفاتِ الٰہیہ سے پورے طور پر متصف نہیں ہو سکتا اور یہی فنا فی اللہ کا مقام ہے جسکے بعد اس کی اپنی مرضی باقی نہیں رہتی بلکہ وہ کلیۃً اللہ تعالیٰ کی ہی رضاء میں کھویا جاتا ہے اور یہی مقصودِ زندگی ہے اس کی اعلےٰ ترین مثال ہمیں نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجودِ باجود میں ملتی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید سے ہی پتہ لگتا ہے کہ آپ کبھی بھی اپنے مخالفین کے خوف و لالچ میں نہیں آئے بلکہ ہر دفعہ آپ نے یہی فرمایا کہ ان باتوں میں میرا اپنا کوئی دخل نہیں مَیں وہی کہتا ہوں جس کا مجھے میرا خدا حکم دیتا ہے۔ مَیں اس کی نافرمانی کس طرح کر سکتا ہوں؟ سبحان اللہ! صبغۃ اللہ کا کیسا بے لوث نمونہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

خاک کا کوئی رنگ نہیں ہوتا جو اپنے تمام رنگوں کو اتار کر ایسا بے رنگ ہو جاتا ہے کہ اس میں اور خاک میں کوئی تمیز نہیں رہتی تو پھر اللہ تعالےٰ اُسے خاک سے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے اور الٰہی صفات کا رنگ اس پر چڑھا دیتا ہے۔

اس مقام کے حاصل کرنے کے لئے بہت قربانی اور محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ تن آسان اور نفس کا فربہ انسان اللہ تعالےٰ کی آزمائش کی سوزن کے ناکہ سے نہیں گزر سکتا بلکہ وہی شخص اس ناکہ میں سے گزرنے کے قابل ہوتا ہے جس نے اخلاص و محبت بر محل ہمدردی و شفقت۔ فقر و فاقہ۔ مجاہدات و ریاضت رحم و عدل اور محنت و مشقت وغیرہ سے اپنے آپ کو ایسا بنا لیا ہو کہ اللہ تعالےٰ کے فضل کی چادر اس پر ڈال دی جائے۔ مثلاً ایک شخص کو کوئی قومی امانت یعنی ذمہ داری کا عہدہ سپرد کیا جاتا ہے۔ اگر اسکے اندر ایمانداری اور دیانتداری سے کام کرنے کی اہلیت موجود ہے تو اس پر بجائے اترانے اور اسے اپنے اور خویش و اقارب نیز اپنے ہوا خواہوں

کے مفاد کی خاطر استعمال کرنے کے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے گا۔ اور اپنے مفوضہ فرائض کو حتی الامکان صحیح معنوں میں ادا کرنے کی کوشش کرے گا اور ہر دم اللہ تعالیٰ سے استقامت طلب کرتے ہوئے صحیح تفکر۔ عمدہ اور سلجھی ہوئی تجاویز اور موقعہ و محل کے لحاظ سے انتھک قوتِ عملیہ سے کام لے گا۔ اس کی ہر وقت یہی کوشش ہوگی کہ کسی نہ کسی طرح غریبوں، معذوروں اور دوسرے حاجتمندوں کے کام ہو جائیں۔ نہ صرف یہ بلکہ اسکی نتیجہ میں اس کے اندر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی جِلاء پیدا کر دی جائے گی کہ وہ طوعی طور پر بھی اپنے آپ کو انسانی خدمت اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے لئے وقف کر دیگا اور ہر آن اس کی یہی خواہش ہوگی کہ اس کے جسم کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو جائے اور پھر بھی اس کی زبان سے یہ نکلے ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

سبحان اللہ! کیا ہی پاکیزہ تغیر ہے جو انسان اگر چاہے تو اپنے اندر پیدا کر سکتا ہے۔ اس کی زندگی کا ایک نیک پروگرام ہوگا۔ اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ اصولوں کی قدر کرے گا۔ وہ وقت کا پابند ہوگا۔ بلکہ کچھ دیر پہلے ہی اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو جائے گا پہلے اپنے ماتحت عملہ۔ کمروں اور سامان کی صفائی و ترتیب وغیرہ کا جائزہ لے گا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا نام لے کر خشیت اللہ اور قلب صمیم سے وہ اپنا کام شروع کرے گا اور سب سے اوّل دُکھیوں۔ مساکین اور مظلوموں کی معروضات کی طرف توجہ دے گا۔ اور عملاً ان کی داد رسی کو پہنچے گا۔ ملاقاتیوں کے لئے وقت مقرر ہوگا جن سے وہ اپنی اپنی باری پر اور حسب ضرورت ملے گا۔ لیکن اگر کوئی اشد ضرورت کے ماتحت پہلے یا بعد میں بھی آ جائے تو وہ اس سے بھی خندہ پیشانی اور شرف انسانی سے پیش آئے گا۔ اور حتی الوسع ہر ایک کا کام کر دے گا ورنہ نرمی و حکمت سے سمجھا دے گا۔ غرضیکہ اس کا تمام وقت اس طرح کٹے گا گویا کہ وہ دنیا میں دُکھی اور حاجتمند مخلوق کے لئے چارہ ساز۔ اور رحیم و کریم خدا تعالیٰ کا خلیفہ ہے۔ اگر ضروری کام کے لئے فالتو وقت بھی دینا پڑے تو اُسے عذر نہیں ہوتا بلکہ کئی تو نصف شب بلکہ زیادہ دیر تک بھی کام کرتے ہیں۔ رشوت۔ غبن اور بد دیانتی کا خواہ وہ قوم کے مال کے متعلق ہو یا افراد اور سامان کے ذاتی صرف میں لانے کے متعلق ہو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ اس بارہ میں اس کی مثال حضرت عمرؓ اور حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشابہ ہوتی ہے۔ ان میں سے ایک نے اپنی بیوی کے قیصرِ روم سے تحفۃً عطر کے عوض آمدہ جواہرات اس لئے بیت المال میں داخل کر دیئے کہ قاصد جس کے ہاتھ عطر بھیجا تھا ذاتی نہ تھا۔ بلکہ اس کو تنخواہ بیت المال سے ملتی تھی اور دوسرے نے رات کو بیت المال چیک کرتے وقت اپنی بیوی کے بات کرنے پر دیا گل کر دیا۔ کہ اس میں بیت المال کا تیل جلتا تھا۔ یہ تھا قرونِ اُولیٰ کے مسلمانوں کا مقامِ تقویٰ جس نے اس وقت دنیا کی کایا پلٹ دی تھی۔ لیکن ہم اسے خوش فہمی کہہ دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ حضرت عمرؓ کی طرح خدمت و اصلاح اور تکالیف و شکایات کے صحیح جائزہ اور حفظ ما تقدم کی خاطر شب و روز کوشش کرتا رہے گا۔ کیونکہ جب بعد میں شکایات اور تکالیف پیدا ہو جائیں تو اُن کا ازالہ بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

الغرض جو شخص صحیح معنوں میں اپنے آپ کو قوم کا نمائندہ سمجھتا ہے وہ عواقب سے بے پرواہ ہو کر اکیلا ہی اس ذمہ داری کو اٹھانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ خواہ کوئی دوسرا اس کا ساتھ دے یا نہ دے۔ دفتر میں گھر میں اور باہر بھی اس کا یہی حال ہوتا ہے اور لوگ حیران ہوتے ہیں کہ یہ کیسا انسان ہے۔ جو دنیا داروں کی تمام خواہشات کے علی الرغم تنہا ہی اپنی راہ پر چل رہا ہے (اسی لئے لوگ بالعموم اس کے دشمن ہوتے ہیں۔ لیکن ع

جسے خدا رکھے اسے کون چکھے)

یہ طہارتِ قلب کی ایک مثال ہے اسی طرح دوسری مثالوں کا قیاس کیا جا سکتا ہے۔ کہ نہ صرف دفتروں بلکہ گھروں۔ سکولوں۔ کالجوں اور بازاروں وغیرہ میں ہمارے معاشرہ کی کیا حالت ہونی چاہیئے۔ یعنی عباد اللہ کے تمام جانے خدائی رنگ میں ہی رنگین ہوتے ہیں۔ اور دنیا داری کی کوئی جھوٹی چمک دمک ان پر اثر نہیں کر سکتی۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ تزکیہ نفس کے اثباتی پہلو کے ساتھ تصویر کا دوسرا رخ بھی دکھایا جاتا لیکن چونکہ اس جاہلیت و مادیت کے زمانہ میں یہ دنیا داری خصوصاً مسلمانوں کے ایمان و عمل کی ایک دل خراش داستان ہے اس لئے میں اس سے اجتناب کرتا ہوں۔ کیونکہ وہ ایسی باتوں سے بجائے فائدہ اٹھانے کے عموماً سخت مشتعل ہو جاتے ہیں۔

ہماری جماعت کے لئے جو زیادہ تر مسلمانوں سے ہی آئی ہے اور انہیں کا حصہ ہے اس داستان میں بہت عبرت کا مقام ہے۔ کہ اگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے ماتحت اپنی اصلاح نہیں کرے گی۔ اور اپنی امتیازی حیثیت کو قائم نہیں رکھے گی تو وہ یقیناً جلد ہی یا بدیر ان سے اثر پذیر ہو جائے گی۔ اس چیز کے آثار ابھی سے نظر آنے شروع ہو گئے ہیں۔ خصوصاً مغربی تعلیم و تہذیب اور سیاست کے ماتحت جس کے ریلے میں تمام مسلمان بُری طرح بہے چلے جا رہے ہیں حالانکہ اس کا صحیح علاج اسلامی اقدار کو اختیار کرنے میں ہے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ در حقیقت اس زمانہ میں یہ شیطان اور رحمٰن کی آخری جنگ ہے جس میں شیطان اپنے تمام مکر و فریب اور جھوٹی سیاست کے تمام ہتھیاروں سے لیس ہو کر میدانِ کارزار میں نکلا ہے اور ادھر اللہ تعالیٰ کے ملائکہ اس کے بندوں کی پشت پر کھڑے ہیں۔ دنیا نے یہ نظارہ کئی دفعہ دیکھا ہے کہ جب ظالم اور سفاک لوگوں نے خدا تعالیٰ کی غریب و بے کس مخلوق کو انتہائی طور پر دق کیا تو پردۂ غیب سے اس کی صفیں الٹ دی گئیں اور ان کا نام و نشان بھی باقی نہ رہا۔ پس ہمیں اپنی اصلاح کرنی چاہیئے کہ یہی راہِ صواب ہے۔

دُنیا کی موجودہ ابتر حالت میں جو سراسر جاہلیت کا نتیجہ ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں صدقاً اور عملاً شامل ہو کر شیطان کا سر ہمیشہ کے لئے کچل دیں تا ظلم و ستم کا دور ختم ہو کر آئندہ دنیا میں امن ہی امن قائم ہو جائے۔ اگر ہم بجائے دوسروں کو مطعون کرنے کے پہلے خود قدم اٹھائیں گے اور اپنی اصلاح کر کے نمونہ قائم کریں گے تو زیادہ ثواب کے مستحق ہوں گے

اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۳ فروری ۲۳ء کو فرمایا:-

"لوگوں کی نظریں تمہاری طرف ہیں۔ وہ یہ دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے آکر کیا کیا۔ اگر تم ویسے کے ویسے ہی رہو گے تو پھر وہ کس طرح آپؑ کی صداقت کے قائل ہو سکتے ہیں۔ جب وہ دیکھیں گے کہ تم کو اس دین سے کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ تو کیوں وہ اس کو قبول کریں گے۔ اگر کوئی تغیر اور کوئی تبدیلی اور کوئی سچا نمونہ اسلام کا اور اخلاق کا تمہاری زندگیوں میں ان کو نظر نہ آئے گا تو بتاؤ کہ کیا ضرورت ہے کہ لوگ قربانیاں کریں۔ دین کے لئے تو عورتوں کو خاوند چھوڑنے پڑتے ہیں۔ خاوندوں کو بیویاں چھوڑنی پڑتی ہیں۔ مال دینا پڑتا ہے۔ جان دینی پڑتی ہے۔ سب کچھ قربان کرنا پڑتا ہے۔ جب آگے کچھ ملتا نہیں تو کیوں کوئی دین کے لئے قربانی کرے گا۔ ہاں اگر وہ دیکھیں گے کہ تم کو کچھ مل گیا ہے اور تمہاری زندگیوں میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو گئی ہے تو بے شک اگلے جہان کے دکھ اور عذاب سے بچنے کے لئے لوگ اپنا جان مال رشتہ دار وغیرہ قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ پس سب سے بڑی تبلیغ اور تغیر جو ہو سکتا ہے وہ احمدیوں کے اخلاق کے ذریعہ اور ان کی روحانیت کے ذریعہ ہو سکتا ہے جب لوگ آپ کے اخلاق اور روحانیت کو دیکھیں گے تو دیوانہ وار آپ کی طرف دوڑیں گے۔ اس لئے ایسا رنگ پیدا کرو کہ لوگ آپ کی طرف کھچے آئیں۔"

(مرسلہ ملک احسان اللہ واقف زندگی)

تاریخِ احمدیت حصہ پنجم
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سنہرے دور کے واقعات
جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حاصل کریں
(ادارۃ المصنفین ربوہ ضلع جھنگ)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہو جانے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۷۴۴۷:- میں صالحہ بیگم زوجہ عبدالرحمٰن صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی ڈاکخانہ سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۷/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ منکہ صالحہ بیگم زوجہ عبدالرحمٰن صاحب قوم قریشی حال محلہ بڈھ سیداں شہر سیالکوٹ آج مورخہ ۱۹ ۷/۶۲ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت بحق مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ میری حسب ذیل جائیداد اس وقت بتفصیل ذیل ہے:-

(۱) حق مہر بذمہ خاوند ۔/۴۰۰ چار صد۔ گلوبند طلائی وزنی ۵ تولہ۔ کانٹے و انگوٹھی طلائی ایک تولہ۔ زیور طلائی کل چھ تولہ جسکی قیمت موجودہ ریٹ کے لحاظ سے چھ صد روپیہ ۔/۶۰۰ روپے بنتی ہے۔ یہ کل جائیداد معہ حق مہر بذمہ خاوند ایک ہزار روپیہ ۔/۱۰۰۰ روپے بنتے ہیں جس اسکی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں میرے مرنے پر جس قدر جائیداد اسکے علاوہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میں اس وقت تر داد دل کے طور پر مبلغ ایک روپیہ ۔/۱۰۰ روپے بطور اعلان وصیت نقد ادا کر رہی ہوں۔ میرا اس وقت کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے۔ اگر کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ صالحہ بیگم زوجہ عبدالرحمٰن صاحب بڈھ سیداں شہر سیالکوٹ۔ گواہ شد نصیر احمد ناصر مربی ضلع سیالکوٹ ۱۹ ۷/۶۲۔ گواہ شد قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ۔

میں اپنی بیوی صالحہ بیگم کے مہر مبلغ ۔/۴۰۰ روپے جو میرے ذمہ واجب الادا ہے اسکی ۱/۱۰ حصہ وصیت کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ عبدالرحمٰن بڈھ سیداں شہر سیالکوٹ (دستخط خاوند) گواہ شد محمد یوسف کلرک تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔ گواہ شد میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔ گواہ شد نصرت راشدی صدر لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۱۷۴۴۸:- میں فلائٹ لیفٹیننٹ چوہدری محمد اشرف ولد چوہدری عبدالمجید صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن معرفت پی۔ اے ایف آفیسرز میس ڈاکخانہ کراچی نمبر ۸ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۷/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں جسکے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ گیارہ سو پچاس (۔۔۔۱۱۵۰) روپے ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہونگا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد محمد اشرف بقلم خود ۱۰ ۷/۶۲ گواہ شد مرزا نذیر احمد پریذیڈنٹ حلقہ ڈرگ روڈ کراچی۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

مسل نمبر ۱۷۴۵۰:- میں فاطمہ بی بی بیوہ حاجی قادر بخش صاحب قوم خواجہ پوری پیشہ خانہ داری عمر ستر سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن کوٹ مومن ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ جو کہ میری ملکیت ہے (۱) مبلغ ستائیس سو روپے ۔/۲۷۰۰ میرے پاس موجود ہیں جو کہ میرے پسران اللہ بخش صاحب اور شریف احمد صاحب کے پاس محفوظ ہیں۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ نشان انگوٹھا فاطمہ بی بی۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ حق مہر بیٹے ہی وصول کر لیا ہوا ہے اور اس وقت کوئی زیور نہیں (دستخط) شیخ دوست محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ مومن۔ گواہ شد بقلم خود اللہ بخش ولد حاجی میاں قادر بخش قوم خواجہ پوری ساکن کوٹ مومن ضلع سرگودھا پسر موصیہ۔ گواہ شد بقلم خود شریف احمد ولد حاجی میاں قادر بخش قوم خواجہ پوری ساکن کوٹ مومن ضلع سرگودھا پسر موصیہ۔ گواہ شد دستخط محمد بخش ولد حاجی میاں قادر بخش قوم خواجہ پوری ساکن کوٹ مومن ضلع سرگودھا پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۱۷۴۵۱:- میں صدیقہ بیگم زوجہ چوہدری غلام احمد قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۴ میکلوڈ روڈ لاہور ڈاکخانہ لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد و حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایکہزار روپیہ ۔/۱۰۰۰ اور زیور طلائی قیمت ایک سو بیس روپے وزن ایک تولہ بتفصیل ذیل کانٹے نصف تولہ اور کینٹھی نصف تولہ۔

مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر کوئی اور جائیداد زندگی میں پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اسکی ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری موجودہ کوئی آمد نہیں ہے اگر کوئی آمد ہوئی تو جو بھی آمد ہوگی۔ تازیست اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ الامتہ صدیقہ بیگم زوجہ چوہدری غلام احمد ۴ میکلوڈ روڈ لاہور۔ گواہ شد غلام احمد ۴ میکلوڈ لاہور۔ گواہ شد سربلند پینٹرز والد موصیہ ۴ میکلوڈ روڈ لاہور۔

مسل نمبر ۱۷۴۵۲:- میں امتہ النصیر زوجہ خلیفہ عبدالمنان قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۳۴/C جیل روڈ ڈاکخانہ لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ اپریل حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حق مہر بذمہ خاوند مبلغ آٹھ ہزار روپیہ ۔/۸۰۰۰ اور زیورات طلائی کل وزنی تیس تولے قیمت اندازاً تینتیس صد روپے ۔/۳۳۰۰ ہے۔ زیورات کی تفصیل یہ ہے (چوڑیاں ۱۵ تولے۔ جھمکے ۱/۲ تولے۔ گلوبند ۱/۲ ۳ تولے لاکٹ ۱/۲ ۱ تولہ۔ انگوٹھیاں سات عدد ۳ تولہ۔ ہار ۱/۲ ۵ تولہ۔ کانٹے ا تولہ نغمیں ۱/۲ ا تولہ)

مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر کوئی اور جائیداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری آمدن کا کوئی ذریعہ نہیں اگر کبھی آمد ہوئی تو جو بھی آمد ہوگی میں تازیست اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ ربنا تقبل منا۔ الامتہ امتہ النصیر C/۳۴ جیل روڈ لاہور گواہ شد خلیفہ عبدالمنان خاوند موصیہ C/۳۴ جیل روڈ لاہور۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ حال جماعت احمدیہ لاہور۔

مسل نمبر ۱۷۴۵۳:- میں چوہدری غلام احمد ولد مہر محمد صادق مرحوم قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ۴ میکلوڈ روڈ لاہور ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہے۔

میری موجودہ جائیداد ایک مکان پختہ واقعہ ۴ میکلوڈ روڈ ہے جس کا رقبہ قریباً ۱/۲ ۲ مرلے ہے اور موجودہ قیمت تقریباً دس ہزار روپے ۔/۱۰۰۰۰ ہے۔ مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور جائیداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد جو متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

میرا گذارہ میری ماہوار آمد ۔/۱۸۰ روپے پر ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی آمد ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ العبد غلام احمد ۴ میکلوڈ روڈ لاہور۔ گواہ شد۔ سربلند پینٹرز موصی نمبر ۲۷۷۶ ۴ میکلوڈ روڈ لاہور۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ۔ حال جماعت احمدیہ لاہور ۱۹ ۴/۶۲

مسل نمبر ۱۷۴۵۴:- میں عزیز الدین ولد گلاب الدین قوم ارائیں عمر ۶۵ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک نمبر ۳۷ جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۵/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ مجھے میرے بیٹے کی طرف سے مبلغ بیس روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا عزیز الدین چک نمبر ۳۷ جنوبی۔ گواہ شد۔ عطاء اللہ سیکرٹری مال چک نمبر ۳۷ جنوبی۔ گواہ شد۔ جلال الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک نمبر ۳۷ جنوبی۔

کنری کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم ماسٹر فضل الدین صاحب فاروقی

کنری ضلع تھرپارکر

سے حاصل کریں!

(مینیجر الفضل)

انصار اللہ کے مرکزی اجتماع میں نوجوان بھی کثرت سے شریک ہوتے ہیں (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

✱ ۔ نئی دہلی ۲۵ ستمبر۔ مقبوضہ کشمیر کی حکومت نے بخشی غلام محمد اور دوسرے سیاسی کارکنوں کی حالیہ گرفتاری کے بعد ریاست میں زبردست ہنگاموں کے خدشہ کے پیش نظر بھارت کی مرکزی حکومت سے ضروری امداد طلب کی ہے صادق حکومت کے وزیر داخلہ مسٹر ڈی پی دھر نے کل وزیر اعظم شاستری سے طویل ملاقات کی اور انھیں مقبوضہ کشمیر کی صورت حال سے آگاہ کیا۔ بھارتی حکومت ان اطلاعات سے سخت پریشان ہے کہ شیخ محمد عبداللہ اور ان کے حامی ریاست میں عوامی مظاہروں کا پروگرام بنا رہے ہیں مری نگر میں شیخ عبداللہ نے اپنے رفقاء کار سے موجودہ صورت حال پر صلاح و مشورہ شروع کر دیا ہے ان کا موقف یہ ہے کہ اگر حالیہ گرفتاریوں کو خاموشی سے برداشت کر لیا گیا تو اس سے مقبوضہ حکومت کے خلاف اپوزیشن اور کشمیر کی تحریک آزادی کو شدید نقصان پہنچے گا۔

✱ ۔ نئی دہلی ۲۵ ستمبر۔ بھارت میں کمیونسٹ پارٹی کے زیر اہتمام آج پورے ملک میں عام ہڑتال شروع ہو رہی ہے۔ اور کم از کم بیس لاکھ افراد اس میں حصہ لیں گے۔ ہڑتال کو ملک بھر کی ٹریڈ یونینوں کی حمایت حاصل ہے اور مختلف شہروں اور قصبوں میں کمیونسٹ پارٹی کی شاخیں اور کارکن ہڑتال کی قیادت کریں گے اس ہڑتال سے خاص طور پر بندرگاہوں۔ دفاعی اور صنعتی کارخانے۔ مختلف کانیں اور عام تجارتی ادارے متاثر ہوں گے۔

✱ نئی دہلی ۲۵ ستمبر۔ کل بھارتی پارلیمنٹ میں کابینہ کے اختلافات کے بارے میں سوالات پوچھے گئے۔ کچھ ارکان نے دریافت کیا کہ آج کل اخبارات میں وزراء کے باہمی اختلافات کی خبریں چھپ رہی ہیں اور عام طور سے یہ کہا جا رہا ہے کہ کابینہ دو بڑے گروپوں میں تقسیم ہو گئی ہے ان خبروں میں کس حد تک صداقت ہے وزیر داخلہ مسٹر نندا نے کہا کہ اخبارات نے اس بارے میں مبالغہ آمیز خبریں شائع کی ہیں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ریلوے کے وزیر مسٹر پاٹل اور وزیر اطلاعات مسز اندرا گاندھی مختلف معاملات پر وزیر اعظم شاستری سے اختلاف کا اظہار کر چکی ہے۔

✱ ۔ ڈھاکہ ۲۵ ستمبر۔ مشرقی پاکستان کے گورنر عبدالمنعم خان نے عام انتخابات کو ملتوی کرنے کے بارے میں افواہوں کی تردید کی ہے انھوں نے راولپنڈی جاتے ہوئے لاہور کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے یقین دلایا کہ عام انتخابات مجوزہ پروگرام کے مطابق منعقد ہوں گے آپ نے کہا کہ اس قسم کی افواہیں صرف وہ لوگ پھیلا رہے ہیں جو موجودہ حکومت کو بدنام کرنے کے لئے کوشاں ہیں

✱ راولپنڈی ۲۵ ستمبر۔ مغربی پاکستان کے وزیر قانون مسٹر غلام نبی میمن نے کل یہاں بتایا کہ عائلی قوانین کے تحت تنازعات کا فیصلہ کرنے کی عدالتیں عنقریب قائم کرائی جائیں گی یہ عدالتیں ہر ضلعی ہیڈ کوارٹرز میں قائم ہوں گی اس سلسلہ میں حکومت نے ہائی کورٹ سے کہا ہے کہ وہ ججوں کے نام تجویز کریں

✱ ۔ جلپائی گوڑی ۲۵ ستمبر۔ بانسنگ کے سابق مہاراجہ پرلوبن چندر کو کل ایک مقامی عدالت نے ۱۸ ماہ قید اور ایک ہزار روپے جرمانہ کا حکم سنا دیا۔ مہاراجہ پرادین چندر پر تلوار سے ایک نوجوان کا ہاتھ قلم کرنے کا الزام تھا

✱ سلہٹ ۔ ۲۵ ستمبر۔ آسام اور تری پورہ میں بھارتی حکام کے مظالم بدستور جاری ہیں اور مسلمان اپنا سب کچھ لٹا کر مشرقی پاکستان میں پناہ حاصل کرنے کے لئے برابر داخل ہو رہے ہیں ان علاقوں سے اب تک ۲۱۰۹۱۲ مسلمانوں کو مشرقی پاکستان دھکیلا جا رہا ہے۔

✱ راولپنڈی ۲۵ ستمبر۔ قومی باسکٹ بال ٹیم نومبر کے آخری ہفتہ میں لنکا جائے گی جہاں یہ ٹیم انٹرنیشنل پنٹانگولر ٹورنامنٹ میں شرکت کرے گی۔ اس ٹورنامنٹ میں پاکستان کے علاوہ ایران۔ بھارت۔ عراق۔ اور لنکا کی ٹیمیں شرکت کریں گی۔

اس سلسلے میں لاہور میں اکتوبر کے آخری ہفتہ میں کیمپ جاری کیا جائیگا جس میں اولمپک کھلاڑی تربیت حاصل کریں گے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات کی سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات کی چوتھی سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۳ اگست سے ۱۶ اگست تک مسجد احمدیہ شادیوال میں منعقد ہوئی۔ افتتاح محترم چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گجرات نے فرمایا۔ مورخہ ۱۴/۸/۶۶ کو نماز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے پڑھائی اور اسی بعد رات کو ایک ایمان افروز تقریر فرمائی۔ رات کے اجلاس میں مکرم چوہدری رحمت خان صاحب سابق امام مسجد لنڈن نے بھی تقریر کی۔ اس اجلاس میں ایک ہزار کے قریب حاضری تھی کلاس کا پروگرام تین دن جاری رہا۔ مکرم مولوی محمد اکبر صاحب افضل شاہد، مکرم مولوی عبدالمالک صاحب شاہد۔ مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور شاہد مکرم مولوی گل محمد صاحب۔ مکرم مولوی ملک سلطان احمد صاحب اور مکرم مولوی رشید احمد صاحب سلیم نے دلچسپی اور محنت سے خدام کو دینی اور مذہبی معلومات کا ایک جامع کورس مکمل کروایا۔ میجک لینٹرن کے ذریعہ بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے مناظر بھی دکھائے گئے۔ یہ پروگرام بڑا مفید اور مؤثر رہا۔

مورخہ ۱۵ اگست کو محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ تشریف لائے اور رات کو ایک ایمان افروز تقریر فرمائی۔ اگلے روز اختتامی اجلاس میں انعامات تقسیم کرنے کے بعد بھی محترم صدر صاحب نے خطاب فرمایا اور توکل علی اللہ اور دعاؤں پر زور دینے کی تلقین فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کلاس بہت کامیاب رہی (نائب مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دو نادر کتب

(۱) PSLAMS OF AHMAD.
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اردو اشعار کا انگریزی منظوم ترجمہ
مترجم جناب صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز ۔ زیر طبع

۲ - رحمۃ للعالمین
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے اردو رسالہ کا انگریزی ترجمہ
مترجم جناب صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز ۔ زیر طبع۔

الناشر ۔ ریویو آف ریلیجنز ربوہ

خوشخبری لطیف ٹرنک ہاؤس خوش خبری
نئی پیٹیاں۔ ٹرنک۔ سوٹ کیس بالٹیاں۔ وغیرہ اور ان کی ہر قسم کی مرمت اور رنگ و روغن کے لئے ذیل کے پتہ پر تشریف لائیں۔
پروپرائیٹر محمد لطیف ٹرنک میکر غلہ منڈی ربوہ

سردیوں کیلئے کپڑے

امریکن گرم کپڑوں کی سربند گانٹھوں کا مال گارمنٹس سٹور گول بازار (متصل ڈاک خانہ) ربوہ میں کھل چکا ہے جہاں مردانہ اور زنانہ ضروریات کوٹ، پتلون، جیکٹ۔ کوٹ۔ گاؤن فراک وغیرہ مل سکتے ہیں۔
شنیل کے کپڑے اور ٹکڑے نیز بچوں کے کپڑوں کی مختلف قسموں کا ستھرا اور سستا مال دیدہ زیب ڈیزائنوں میں موجود ہے۔
نواب دین پروپرائیٹر گارمنٹس سٹور گول بازار ربوہ

ضرورت ہے

سندھ میں ٹریکٹر اور ٹیوب ویل سے زراعت کرنے کا تجربہ اور دلچسپی رکھنے والے تعلیم یافتہ مقدم کی ضرورت ہے۔ مزارعین کیلئے نہری اراضی بھی خالی موجود ہے
درخواستیں: ف معرفت مینیجر الفضل ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی۔ دیار کیل۔ پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقعہ دیکر مشکور فرمائیں۔
گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور
۳۸۰۶
• سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروز پور روڈ لاہور • لائل پور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائل پور فون

اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کریں اور اپنے نیک نمونہ سے دنیا کو حق کی طرف بلائیں

اگر آپ ایسا کریں گے تو اپنی عاقبت سنوارنے کے علاوہ دوسروں کی ہدایت کا بھی موجب بنیں گے

جماعت احمدیہ شیخ محمدی کے تربیتی اجتماع کے نام محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا پیغام

مورخہ ۹ اگست ۱۹۶۷ء کو جماعت احمدیہ شیخ محمدی ضلع پشاور کا پہلا تربیتی اجتماع منعقد ہوا تھا۔ وہاں کی مقامی جماعت کی درخواست پر محترم جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے اجتماع کے نام ایک پیغام ارسال فرمایا تھا۔ پیغام اردو میں تھا تاہم مکرم مولوی چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ مقیم پشاور نے اس کا پشتو ترجمہ اجتماع میں سنایا۔ جملہ احباب نے اس پیغام کو بہت توجہ اور انہماک اور محبت کے جذبات کے ساتھ سنا۔ یہ پیغام جو ہمیں مکرم عبدالغنی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شیخ محمدی نے ارسال فرمایا ہے افادہ عام کی غرض سے ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے (ادارہ)

"احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ یہاں خدا اور اس کے رسول صلعم کی باتیں سننے کیلئے جمع ہوئے ہیں۔ جو ایک نہایت نیک مقصد ہے اللہ تعالیٰ آپ سب کے لئے یہ اجتماع ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔ اس موقعہ پر مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ میں بھی آپ سے کچھ عرض کروں اس لئے آپ کی خدمت میں دو ایک باتیں عرض کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا ہم پر جو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس زمانہ میں جب کہ ہر طرف کفر و الحاد کی گھٹائیں چھا رہی تھیں اس نے ہمیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اسلام دنیا سے مٹ چکا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے دوبارہ دنیا میں قائم کیا اور ہمیں اس کی حقیقت سے آگاہ کیا۔ ہم خوش نصیب ہیں جو ہمیں حقیقی اسلام کو پہچاننے کی توفیق ملی مگر ہمیں یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ محض نام کے احمدی بننے سے کوئی فائدہ نہیں جب تک کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد ہم میں ایک نمایاں تبدیلی اور واضح تغیر پیدا نہ ہو جائے۔ دیکھنے والے یہ محسوس کریں کہ احمدیت کو قبول کرنے کے بعد ان میں یکسر تبدیلی واقع ہو گئی ہے اور ان میں ایک انقلاب رونما ہو چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی سلسلہ میں فرماتے ہیں:-

"تم جو میرے ساتھ ایک سچا تعلق پیدا کرتے ہو اس سے یہی غرض ہے کہ تم اپنے اخلاق میں عادات میں ایک نمایاں تبدیلی کرو جو دوسروں کے لئے ہدایت اور سعادت کا موجب ہو"

(ملفوظات جلد اول ص۱۵۱)

پس اپنے اندر ایک حقیقی تبدیلی پیدا کریں اور اپنے نیک نمونہ سے تبلیغ کریں لوگوں کی نظر آپ کے اعمال پر ہے آپ کی ایمانداری آپ کا اخلاص، دین کی راہ میں آپ کی قربانی۔ عبادت اور ذکر الٰہی سے آپ کے شغف کو دیکھ کر دنیا آپ کی طرف متوجہ ہو گی۔ اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کرے گی کہ آپ میں یہ تغیر کیونکر نمودار ہوا۔ اور اس طرح اسے ہدایت کا طریق اختیار کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو گی۔ پس میں آج کی صحبت میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ احمدیت قبول کر کے اپنے اندر تغیر اور واضح تبدیلی پیدا کرے تا اس طرح اپنی عاقبت سنوارنے کے علاوہ دوسروں کے لئے ہدایت اور سعادت کا موجب بھی بنے۔

دوسری بات خاکسار آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہے کہ اس اجتماع کے دوران اسلام اور احمدیت کے غلبہ کے لئے دعاؤں پر خاص طور پر زور دیں۔ تا اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے جب کہ دنیا میں کوئی دین نہ ہو سوائے اسلام کے اور کسی کی پرستش نہ کی جاتی ہو سوائے خدائے واحد کے

والسلام (خاکسار مرزا ناصر احمد)"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو احمدیت کی غرض و غایت کو پہچاننے اور اپنے اندر حقیقی تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا دنیا ہمارے پاک نمونہ سے متاثر ہو کر حق و صداقت کی طرف کھنچی چلی آئے ہم نہ صرف اپنی عاقبت ہی سنوارنے والے ہوں بلکہ دوسروں کی ہدایت و سعادت کا بھی وسیلہ ثابت ہوں تا وہ دن جلد آ جائے جب کہ دنیا میں کوئی دین نہ ہو۔ سوائے اسلام کے اور کسی کی پرستش نہ کی جائے سوائے خدائے احد کے۔ اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء! تو ایسا ہی کر۔ آمین اللّٰہم آمین

ربوہ میں آل پاکستان کبڈی ٹورنامنٹ شروع ہو گیا

ٹورنامنٹ کا افتتاح ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ نے فرمایا

ربوہ ۲۶ ستمبر۔ کل مورخہ ۲۵ ستمبر کو چار بجے سہ پہر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ صحت جسمانی کے زیر اہتمام آل پاکستان کبڈی ٹورنامنٹ شروع ہو گیا ٹورنامنٹ کا افتتاح محترم جناب راجہ نصراللہ خاں صاحب قائمقام ڈپٹی کمشنر جھنگ نے فرمایا۔ اس ٹورنامنٹ میں پاکستان ریلوے، واپڈا، سیالکوٹ، سرگودہا اور گوجرانوالہ کی نامور ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں ان میں ملک کے متعدد نامور کھلاڑی شامل ہیں۔

ٹورنامنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے محترم جناب قائمقام ڈپٹی کمشنر جھنگ نے کبڈی ایسے مفید اور کارآمد گیم میں عوام کی بڑھتی ہوئی دلچسپی پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ آپ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کبڈی پہلے ایک مقبول گیم ہوا کرتی تھی۔ لیکن پھر کچھ ایسے حالات رونما ہوئے کہ رفتہ رفتہ یہ گیم قریب قریب ختم ہو گئی۔ یہ امر خوشی کا باعث ہے کہ اب کئی صاحبان نے پھر اس گیم کی طرف توجہ دینی شروع کر دی ہے اور یہ گیم پھر مقبول ہوتی جا رہی ہے۔ کبڈی ایک ایسی گیم ہے جس میں طاقت اور ہنر کا مقابلہ ہوتا ہے اور ٹھیک ٹھیک پتہ لگ جاتا ہے کہ ہر کھلاڑی طاقت اور ہنر کا مظاہرہ کرنے میں کس حد تک کامیاب رہا ہے مجھے امید ہے کہ آپ حضرات کھیل کو ہر طرح دلچسپ پائیں گے۔ اور اس سے لطف اندوز ہوں گے، میں آپ سب حاضرین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ یہاں تشریف لائے اور اس طرح آپ نے کھیل دیکھنے کا شوق ظاہر کیا۔

محترم ڈپٹی کمشنر صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد پہلے قرآن مجید کی تلاوت ہوئی پھر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔ ازاں بعد ٹورنامنٹ کا پہلا میچ شروع ہونے سے قبل محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ڈپٹی کمشنر صاحب سے دونوں ٹیموں کا تعارف کرایا۔ ازاں بعد ربوہ (اے) اور واپڈا کے مابین پہلا میچ کھیلا گیا۔ اس میں میدان ربوہ کے ہاتھ رہا اس نے ۲۷ کے مقابلہ میں ۳۷ پوائنٹ سکور کئے۔ دوسرا میچ سیالکوٹ اور گوجرانوالہ کے مابین ہوا۔ اس میں سیالکوٹ کی ٹیم نے ۷ کے مقابلہ میں ۳۹ پوائنٹس سے فتح حاصل کی۔ ٹورنامنٹ آج مورخہ ۲۶ ستمبر کو بھی کھیلا جا رہا ہے۔ فائنل مقابلے کل مورخہ ۲۷ ستمبر کو ہوں گے۔

شکریہ احباب و درخواست دعا

(از حضرت سیدہ ام متین صاحبہ)

میری والدہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر کثرت سے بہنوں اور بھائیوں کے تار اور خطوط موصول ہوئے ہیں۔ نیز بہت سے احباب جماعت تعزیت کے لئے تشریف لائے ہیں۔ انشاء اللہ تمام احباب جماعت کی تاروں اور خطوط کا فرداً فرداً جواب دوں گی فی الحال الفضل کے ذریعہ اپنی، اپنے سب بہن بھائیوں اور اپنی بڑی والدہ صاحبہ کی طرف سے تمام احباب جماعت کے پرخلوص جذبات کا شکریہ ادا کرتی ہوں، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم سب بہن بھائیوں کو اپنے والدین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار مریم صدیقہ)

اعلانات برائے توجہ لجنات اماء اللہ

۱- تمام لجنات اپنی سالانہ رپورٹیں اور چندہ جات دس اکتوبر تک دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

۲- مقابلہ جات میں شریک ہونے والی ممبرات کے نام بھی ارسال فرمائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴